

پیش کی تقریر کاوی تظہر کا مژرا اعرام

Shameer Hamidani Press

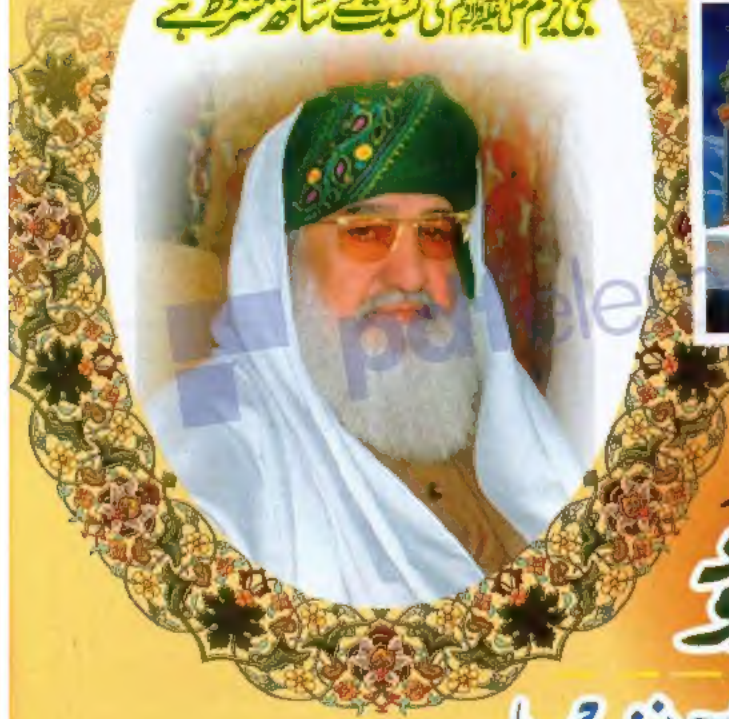
نور قرآن و حدیث

محکم دلائل و فیصل آباد
جلد

تفسیر و رحمت
حصہ اول بغیرت

نبی کریم ﷺ کی نسبت کے ساتھ مشروط ہے

شمارہ نمبر 17 - شوال الحزم 1436ھ 2015ء



قرآن اور
مہر تہ سید

اصلاح نفس



مدرسہ
جامعہ انتخاب

بے شک میں نے آسمان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے تو ہے کوئی یا ذکر میوالا ہے۔ [الفتح]

یہی ہے اُرز و تعلیم قرآن عام ہو جائے
براک پرچم سے اونچا پرچمِ سلام ہو جائے

عَظِيمُ الْخَوْفِ شَاخِرِي

8 کتاب پر مشتمل



سہارا (پری منڈی)
جھنگ روڈ فیصل آباد

اپنے ہوتا رہ چوں کو دینی علیٰ آوہی
تعلیم و تربیت کیلئے داخل کروا دین

حفظ القرآن

تجدید و قیادت

انما علم حکمت و اتقان حقیقت
سقیع عشق رسول سرتاج الاولیاء، مُرشدِ کَریم
حضرت علامہ

حضرت علامہ
میر محمد علی قادری

زمین بخاوه آستانه عالیہ میریاں شریف آراؤ کشیہ

صَلَفِي

مُحَمَّدٌ

بيريوني

١٤٢٨

طلبنا ركة

قيام و طعا

كا بهتر تر نه

انتظر ام

داخلہ جاری ہے

محمد بن ابی بکر صدیقؓ (رضی اللہ عنہ) محی الدین غریبؒ اسٹریٹ انٹرنیشنل فیملی ہاؤس

سیر کی تعمیرِ قلبی و طبعی کا موثر آلہ عمل

تقریب صبح سعادت

مجله محی الدین فیض آباد

شماره نمبر 17 - شوال المکرم 1436 هـ 2015ء

محلى الدار

ورفیر ذاکر محمد علی قزوینی صاحب
 شیخ الحدیث ملا محمد تقی عطار صاحب
 ملا محمد عظیم الحق محمودی صاحب
 ملا محمد نواز حسین احمد کاکلی صاحب
 ذاکر عبدالشکور ساجد صاحب
 ورفیر عبدالخالق قزوینی صاحب

حزب الله العارف بالله

وَمِنْ صَاحِبِيهِ

مدیر اعلیٰ

حافظ محمد عبد اللہ یوسف صدیقی

اس شمارے میں

محاسن و فضائل

خانہ مشفق محمد علی صدیقی
 خانہ طلق محمد علی صدیقی خانہ محمد بشیر صدیقی
 حاج بشیر داؤد صدیقی شیخ محمد آصف صدیقی
 ڈاکٹر سید ابرار احمد شیخ ڈاکٹر محمود یوسف شیخ
 حاجی محمد علول صدیقی شیخ محمد نسیم صدیقی
 میر سید شہزادہ بیل عقیل احمد صدیقی
 محمد صفدر صدیقی محمد رمضان ڈوگر صدیقی
 محمد عاطف حسین صدیقی محمد حسین صدیقی
 حاجی حامد محمود صدیقی حاجی محمد بشیر صدیقی
 محمد باہ صدیقی مانع ام الحق صدیقی
 مولوی غلام رسول شری قری محمد اعظم صدیقی
 قیسر سہیل صدیقی محمد ہمال صدیقی

- 2 _____ اور یہ: رمضان کی بہار
3 _____ روزے کی حقیقت
4 _____ ایامہ القدر
11 _____ ادب سکھانا والدین پر فرض ہے
13 _____ ذالک الکتاب لاریب
20 _____ حضرت علیؓ اقبال کی نظر میں
26 _____ عہد نبویؐ کا پہلا جمعہ۔ تاریخ جس منظر
29 _____ عزم، ہمارے کی رپورٹ

کیسہ رنگ: محمد عثمان قادری: ٹائٹل ڈیزائن: محمد کلیم رضا

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

فناؤتے آرٹسٹ

رابطہ
آفس

جمله ممبران

جامع مسجد محمدی الدین
سدهار (سبزی منڈی) جھنگ ڈویژن لاہور

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَفَضْلِ آبَادِهِ

10

حصول علم کے لئے جامعہ کا انتخاب

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ
علم حاصل کرنا سرفرازی ہے۔ اکبر ہے۔
علم نبیوں کی میراث ہے۔ علم بندے کی نگہبانی کرتا ہے۔
علم اللہ کریم اپنے دستوں کو دیتا ہے۔ صاحب علم قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت
کرے گا۔

علم دل کو روشن کرتا ہے۔
قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں فضیلت علم کی جو شان و عظمت بیان ہوئی ہے۔
اُس سے اعزاز ہوتا ہے۔ کہ حصول علم ہی نجات کی سند ہے۔
یوں تو حصول علم کی جستجو جس قدر ہونا چاہیے وہ نہ رہی۔ اور اگر جستجو علم ہے جہاں
وہاں علم کی تقسیم کے مراکز وہ کردار داغیں کر سکے۔ کہ ایک آٹھ سالہ درجہ نظامی سے فارغ التحصیل
طالب علم معاشرے میں وہ اپنی قدر منزلت نہ بنا سکا۔ سبب کیا ہے۔ کہ پہلے تو طالب علم نہ رہے اور
اگر طالب علم ہیں۔ تو انہیں ادارے میں علم تو ملا۔ مگر تربیت نہ ملی۔ اگر تربیت نہ ہو۔ عقل نہ ہو۔
کردار نہ ہو۔ اخلاص نہ ہو۔ تو علم کس کام کا۔ ذرا غور کرنا ہوگا۔

ہم نے علم حاصل کیا؟

ہم نے اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلوائی؟

ہم نے مدارس آباد کئے؟

ہم نے ترویج علم میں اپنا کردار ادا کیا؟

اگر آج بھی ہم علم کی جستجو پیدا کریں۔ خود بھی علم حاصل کریں۔ اپنے اولاد کو عالم دین
بنائیں تو معاشرہ سنور سکتا ہے۔ عاقبت سنور سکتی ہے۔ قبر کی تاریکی روشنی میں بدل سکتی ہے۔

جی ہاں! بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں اور ایسے جامعہ میں جہاں علم ہو۔ اور تربیت بھی ہو۔

جہاں کردار بھی سنور جائے۔ گفتار بھی سنور جائے۔

جہاں حیا بھی ہو۔ دقا بھی ہو۔ روحانی پہرہ بھی ہو۔ اور آداب زندگی بھی نصیب ہو
جائیں ایسے ادارے کا انتخاب کیجئے جہاں سے آپ کا بیٹا یا بیٹی جن سند فراغت حاصل کرے تو
آپ کا خاندان بھی اس پر رنگ کرے اور معاشرہ بھی۔

جی ہاں!

دربار فیضیاریں شریف آزاد کشمیر میں محی الدین اسلامی یونیورسٹی میں طلباء
وطالبات کیلئے درس نظامی میں داخلہ جاری ہے۔ آؤ اپنی عاقبت سنوارنے کیلئے اپنی اولاد کو دینی
تعلیم کیلئے مرشد کریم حضرت میر علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے زیر سایہ
داخل کروائیں۔ کہ ایسے جامعہ کا انتخاب آپ کیلئے راحت کا سامان ہے۔ وہ احباب جو جامعہ کے
ماحول سے عدم اطمینان کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ ان کیلئے علمی روحانی ماحول اور اس سے بہتر
کوئی جامعہ اطمینان کا سامان نہیں۔ اللہ کریم ہمیں علم دین حاصل کرنے اور اپنی اولاد کو بھی تعلیم
دین سے آراستہ کرنا نصیب فرمائے۔

از مدیر اعلیٰ

ماہنامہ مجلہ محی الدین

نو قرآن وحدیث

حسن اخلاق

از: ندیر اعلیٰ

وَأَنْتَ لَعَلَى خَلْقِكَ عَظِيمٌ (القلم)

اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ کا خلق قرآن تھا۔

اور جب یہ آیت اتری۔ ترجمہ کنز الایمان:-

اے محبوب معاف کرنا اور بھلائی کا حکم دو اور

جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے

حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس

سے کیا مراد ہے۔ عرض کیا کہ میں جناب

احدیث سے جب تک سوال نہ کروں مجھے

معلوم نہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان پر

گئے۔ واپس آ کر عرض کی اس سے مراد یہ ہے

کہ آپ سے جو پیدا ہوا آپ اس سے ملیں اور جو

آپ کو نہ دے آپ اسے عطا فرمائیں اور جو

کوئی آپ پر ظلم کرے۔ آپ اسے معاف

فرمائیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

فرمایا۔ میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں کہ عمدہ

اخلاق کو پورا کروں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ سب

سے بھاری چیز جو قیامت کے روز میزان

اعمال میں رکھی جائے گی اللہ سے ڈرنا اور خوش

خلقی ہوگی۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ (دین

کیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا۔ حسن خلق پھر وہ

آپ کی دینی طرف حاضر ہو کر پوچھنے لگا۔ آپ

نے وہی جواب فرمایا پھر بائیں طرف سے آیا

آپ نے وہی جواب دیا اس سے پیچھے سے

آ کر وہی سوال کیا آپ نے اس کی طرف

متوجہ ہو کر فرمایا۔ تو نہیں سمجھتا وہ یہ ہے کہ تو قصہ

نہ کرے۔

ایک شخص نے حضور سرور عالم ﷺ

سے پوچھا۔ کہ خُوصت کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

بدخلقی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا جہاں

کہیں رہے اللہ سے ڈراسے عرض کیا کچھ اور

فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی گناہ ہو

جائے تو اس کے فوراً بعد تنگی کر اس سے وہ گناہ

مٹ جائے گا اس نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے

آپ نے فرمایا۔ لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ملنے کی عادت ڈال لو۔ کسی اور نے پوچھا اعمال

میں سے کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے

فرمایا۔ کہ حسن خلق۔

حضور نبی کریم ﷺ سے کسی نے

عرض کیا کہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے

اور رات کو تہجد پڑھتی ہے۔ مگر بدخلق ہے۔

بھائیوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہے۔ آپ

نے فرمایا۔ اس میں کچھ خیر نہیں وہ دوزخیوں

میں سے ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا۔

فرمایا میزان میں جو چیز پہلے تلے کی حسن خلق

اور سخاوت ہوگی اور جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو

پیدا کیا اس نے عرض کیا کہ الہی مجھے قوت

حیات کر اللہ عزوجل نے اس کو حسن خلق اور

سخاوت سے نوازا اور جب کفر کو پیدا کیا اس

نے بھی تقویت کے لئے عرض کیا اس کو غل اور

بدخلقی دی۔

حضرت جریر بن عازب رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں۔ مجھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے

اللہ تعالیٰ نے خوبصورت بنایا ہے تو اپنے خلق کو

خوب صورت بنا اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ خلق تھے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے کہ حضور نبی کریم ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ الہی تو نے میری صورت اچھی بنائی میری عادت اچھی کر۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ اکثر اس طرح دعا مانگتے تھے۔ الہی میں تجھ سے تندرستی اور عافیت اور حسن خلق مانگتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا مومن کا کرم اس کا دین ہے۔ اور اس کا حسب اس کا حسن خلق ہے۔ اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک بار خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت دیہاتی آپ سے پوچھ رہے تھے۔ کہ انسان کو سب سے بہتر کیا چیز عینیت ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا خلق حسن۔

مسیم رحمت، حصول مغفرت نبی اکرم ﷺ کی نسبت کے ساتھ مشروط ہے

آپ حضرات جس عقیدت محبت اور خلوص کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں۔ یہ تقسیم رحمت اور حصول نجات کا ایک بہانہ ہے۔ اللہ رب العالمین اپنی ساری مخلوق کے ساتھ پیار کرتا ہے۔ مگر اس پیار کی نوعیت جدا جدا ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ گنہگار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پیار نہیں ہے۔ بلکہ بعض صوفیائے کرام نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ بحیثیت مخلوق و ملکیت اللہ تعالیٰ کافر کے ساتھ بھی پیار کرتا ہے۔ اسی لئے اس نے دل و دماغ اور عقل کی نعمت کافر کو بھی دی ہے۔ چونکہ ان کے عقل کی سمت درست نہیں ہے۔ اس لئے محبت کی دولت انہیں نصیب نہ ہو سکی۔ اس دولت کو جس کے نتیجے میں مغفرت و نجات کا سامان میرا آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف نبی اکرم ﷺ کی محبت اور غلامی کے ساتھ مشروط رکھا ہے۔ اس میں مرد و خواتین کی تخصیص نہیں ہے۔ جو تقویٰ کی دولت

حاصل کرنے میں سبقت لے گیا وہی بلند ہو تا گیا۔ اسی لئے اللہ رب العالمین کافر مان ہے۔ میرا محبوب تم کو کتاب کا علم اور حکمت کی تعلیم کے ساتھ تمہیں پاک بھی کرتا ہے۔ دل و دماغ کی پاکیزگی بھی عطا کرتا ہے ان تمام چیزوں کو اللہ کریم نے نبی اکرم ﷺ کی محبت اور غلامی (اتباع) کے ساتھ وابستگی سے مشروط کیا ہے۔

یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے۔ کہ آگے آخرت ہے پیچھے دنیا ہے۔ اور درمیان میں مومن مجھ سفر ہے۔ ہمارا سفر جس طرف جاری ہے۔ ہمارا خیال ہماری نظراسی کی طرف دینی چاہیے۔ اس لئے کہ وہی ہماری منزل ہے جو منزل ہو اسی کے ساتھ تعلق رکھنے والے اسباب پر توجہ دینی لازمی ہے۔ مگر یہ عجیب بات ہے کہ انسان کا سفر قیامت کی طرف جاری ہے اور اس نے اپنا منہ دنیا کی طرف کیا ہوا ہے۔ اس کو اس بات کی خبر نہیں کہ دنیا یک سایہ ہے یہ بچھا کرنے سے ہاتھ نہیں آتا چاہیے کہ اس کی طرف پیٹھ پھیریں جوں ہی آپ اس کی

طرف پیٹھ پھیر کر سفر قیامت کی طرف جاری رکھیں گے آپ دیکھیں تو کسی "من جو کل علی اللہ فهو حسیب" (جس نے اللہ پر توکل کیا اس کے لئے وہی کافی ہے)۔

پورے اعتماد اور توکل کے ساتھ چلنے والے مسافر! سایہ تمہارے پیچھے پیچھے آئے گا؟ آپ اولیائے کرام کو دیکھیں جنہوں نے دنیا سے منہ موڑ کر اپنے مالک کو ہی سب کچھ جانا۔ دنیا ان کے قدموں میں ہے بلکہ ان کے پیچھے پیچھے چل رہی ہے۔

الحمد لله العالمین اس راز کو صرف اللہ کے بندے سمجھتے ہیں اور جو لوگ محبت و عقیدت کا رشتہ ان کے ساتھ قائم رکھتے ہیں۔ انہیں بھی سمجھا دیتے ہیں یہی بات یہ ہے کہ اس جہان میں رہ کر قیامت کا سامان جمع کرنے والے لوگ خوش نصیب لوگ ہیں۔ صحت و جوانی عقل و ہوش کے ہوتے ہوئے جو شخص اپنی ماقبت سے غافل رہے وہ شخص مومن حق ہے مگر ناقص مومن ہے۔ اور خسار ہے کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ قیامت کے دن

راولپنڈی 24-02-2009

قرآن اور حرمت سود

از: مفتی محمد امجد علی صاحب

جب تک مسلمان حلت و حرمت کے اسلامی ضوابط، احکام خداوندی اور ارشادات نبوی ﷺ کے پابند رہے اس وقت تک وہ سودی کاروبار سے بچتے رہے۔ لیکن جب مسلمان مادہ پرستوں اور غیر مسلموں کی طرح ہوس زر کا شکار ہو گئے تو ہر جائز و ناجائز طریقے سے، ناجائز مال جمع کرنے میں مصروف ہو گئے تو انہوں نے بھی سودی کاروبار کو مقصد و مدار زندگی بنالیا۔

حالانکہ ارشادات نبوی ﷺ اور فرامین نبوی سے سودی کاروبار حرام قطعی ہے اسے حلال و جائز سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن پاک و احادیث نبویہ میں بیان کردہ حرمت کو بیان کرنے سے پہلے سود کا مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔

در حقیقت یہاں دو چیزیں ہیں ایک ربوا اور دوسرا سود۔ ربوا کے مفہوم میں بڑی وسعت ہے اسی لئے ربوا کی اولاً دو قسمیں کی جاتی ہیں۔ ایک ربوا الفضل اور دوسری ربوا

النسیہ اور ربوا النسیہ کو رباء الجاحلیہ بھی کہا جاتا ہے۔ ربوا النسیہ ادھار کی فتح ہے اور سی کو سود کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک اور احادیث نے جس ربوا کو حرام قرار دیا اور جس کی واضح اور دو ٹوک الفاظ میں ممانعت و مذمت فرمائی وہ یہی سود ہے۔ اور عرب میں یہی مروج و معروف تھا۔ کیا وجہ ہے کہ جب تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حرمت سود کے دیگر اقسام معلوم نہیں ہوئے تھے تو اس وقت تک وہ سودی صرف ایک قسم کو حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سونے کی سونے کے بدلے میں اور چاندی کی چاندی کے بدلے میں کی بیشی کے ساتھ بیع جائز ہے۔ مگر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی سننے کے بعد وہ سود کی دیگر اقسام کی حرمت کے بھی معترف ہو گئے۔ چونکہ عرب میں سود کی فتح والی صورت میں مروج و متعارف تھی اس لئے علامہ ابو بکر حسام خنی نے سود کی تعریف اس طرح کی ہے۔

کہ ربوا جاہلیت اس قرض کو کہتے

ہیں۔ جس میں مقروض کے لئے مدت کی وجہ سے اصل مال پر زیادتی شرط قرار دی گئی ہو۔ ان میں سے ایک ادھار ہو یا اپنے مقرر کردہ اندازے میں برابر نہ ہوں تو وہاں خواہ اندازہ ہی نہ کیا گیا ہو یا اندازہ تو کیا لیکن کی بیشی رہی یا برابری کی مگر دوسرے قسم کے اندازے سی کی مثلاً جو تولنے کی چیز تھی اسے ٹاپ کے برابر اور جو ٹاپ کی چیز تھی اسے تول کے برابر کیا تو ایسی بیع قطعاً ناجائز اور ربوا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جو دو چیزیں ہم جنس تو ہیں مگر اندازے میں مشترک نہیں خواہ دونوں طرف ان اندازہ شرعی سے خارج ہوں جو ربوا میں معتبر ہے۔ جیسے ٹھانٹھے کے بدلہ میں جاپانی کینٹی جاپانی کینٹی کے بدلے میں اور گھوڑا گھوڑے کے بدلے میں کیونکہ ٹاپ تول سے ان کی تقدیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ ٹاپ تول سے بکتے ہیں اور گھوڑے گندم یا لوہے کے بدلے لوہا تو ایسی دو چیزیں کی بیع آپس میں جب درست ہوگی جب وہ دونوں اس اندازے میں بالکل برابر ہوں۔ جو شرعاً یا عرفاً ان کے لئے مقرر ہے اور ان میں اور گوشت کی طرف اندازہ ہے۔ کیونکہ یہ قتل کر

کہتے ہیں اور تکوار و بکری کی طرف اندازہ نہیں
کیونکہ یہ شمار کی چیزیں ہیں انہیں گن کر بیچے
ہیں۔ تو ان صورتوں میں کی بیشی کے ساتھ بیچ
جائز ہے۔ لیکن ان میں سے ایک یا دونوں کا
ادھار اور قرض سے بچنا اور خریدنا جائز نہیں۔
تیسری صورت یہ ہے کہ دونوں
چیزیں ایک قسم کے اندازے میں تو شریک
ہوں۔ مثلاً دونوں کیلی ہوں یا دونوں وزنی
ہوں مگر ہم جنس نہ ہو۔ مثلاً گندم کی خرید و
فروخت جو کے ساتھ یا لوہ کی خرید و فروخت
تانبے کے ساتھ۔ تو یہاں بھی یہی حکم ہے۔ کہ
کی بیشی کے ساتھ بیچ جائز ہے اور ادھار کی
بیچ حرام۔ مگر سونا چاندی اس سے مستثنیٰ ہیں۔
کیونکہ اگر سونا چاندی وزن کی چیزیں ہیں مگر
بیچ کی ایک خاص قسم بیچ مسلم کے طور پر انہیں
نقد و کمرہ چیزیں جنہیں وزن کر کے خریدایا بیچا
جاتا ہے۔ مثلاً لوہا، تانبہ، زعفران وغیرہ انہیں
ضرورت کے پیش نظر ادھار خریدنا بالا جماع
جائز ہے اگرچہ یہ ایک ہی قسم کے اندازے
یعنی تول میں شریک ہیں۔
چوتھ صورت یہ ہے کہ جو دو چیزیں

نہ تو ہم جنس ہوں اور نہ ہی ایک اندازے میں
شریک ہوں اب چاہے وہ دونوں بالکل ہی
کیلی اور وزن کے اندازے میں داخل ہی نہ
ہوں جیسے کہ گھوڑا اور کپڑا یا ایک داخل ہو اور
دوسری خارج جیسے گھوڑا اور گندم کہ گھوڑا تو
اندازے میں داخل نہیں اور گندم کیل کے
اندازے میں داخل ہے۔ یا دونوں اندازے
میں داخل ہوں لیکن ایک قسم کے اندازے
سے ان کی تقدیر نہ ہوتی ہو ایک کیلی ہو اور
دوسری وزنی جیسے چاول اور کھجوریں تو ان
صورتوں میں کی بیشی کے ساتھ بھی خرید و
فروخت جائز اور ادھار بھی خرید و فروخت
جائز اور درست ہے۔
امام اہل سنت کی مذکورہ تحقیق اور
قاعدہ کلیہ سے عرب میں مروج ادھار کی بیچ
کے سود کے علاوہ سود کی دیگر اقسام بھی معلوم
ہوئیں جو عرب میں رواج پذیر نہ تھیں عرب
میں چونکہ ادھار کی بیچ میں سود کا رواج تھا۔ اور
ہم جنس چیز کی بیشی کے ساتھ بیچ کا رواج نہ
تھا۔ اس لئے محسن کائنات ﷺ نے اس ان کی
نشاہت ہی کرتے ہوئے اس سے بھی منع فرمایا۔
چوتھ صورت یہ ہے کہ جو دو چیزیں

اس کے لئے حلال ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے
ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

کہ سونا سونے کے بدلے، چاندی
چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو
جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے اور نمک
نمک کے بدلے لین دین برابر برابر ہے۔ تو
جس نے کی بیشی کی تو وہ سود دینے والا اور لینے
والا گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ لیکن کی بیشی
اور ادھار بیچنے کا حصر ان چھ چیزوں میں ہی نہیں
بلکہ ہر کیلی اور موزونی چیز میں ادھار اور کی بیشی
سے فروخت کرنا سود ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے ارشاد بالا سے چند
چیزیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ سود لین دین
کرنے والے کو عذاب دیا جائے گا اس میں
ایک یہ بھی ہے۔ کہ اسے ذلیل و رسوا کرنے
کے لئے لوگوں کے سامنے اس طرح کھڑا کیا
جائے گا۔ جیسے کوئی دیوانہ، پاگل اور مخبوط
الحواس کھڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے مخبوط الحواس
ناشائستہ حرکات کرتا ہے۔ اور اسے ماں، بہن
اور بیٹی حرام و حلال، جائز و ناجائز کی کوئی تمیز
نہیں ہوتی اسی طرح سودی لین دین کرنے
والے بھی کو حرام و حلال میں کوئی تمیز نہیں ہوتی
اور وہ صرف ذاتی مفاد اور ہوس زور و حصول،
مال و دولت کی فکر میں مگن رہتا ہے۔ اور دوسری
بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ مشرکوں اور سودی لین
دین کرنے والوں کا یہ نظریہ غلط ہے۔ کہ سود
اور بیچ میں فرق نہیں۔ اور یہ دونوں ایک چیز
کے دو نام ہیں۔ کیونکہ سود اور بیچ کو برابر اور

بہر حال قرآن پاک میں جس سود
کو حرام قطعی قرار دیا یہ وہی ہے جو آج کل
بنکوں میں مروج ہے اور اس کی حرمت کے
بارے میں متعدد قرآنی آیات ہیں۔
ترجمہ:- وہ جو سود کھاتے ہیں۔
قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ
کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا
ہو کیونکہ انہوں نے یہ کہا کہ بیچ بھی سود ہی جیسی
ہے۔ اور اللہ نے بیچ کو حلال اور سود کو حرام کیا تو
جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے
صیحت آئی تو وہ رک گیا تو وہ جو پہلے لے چکا وہ

تربہ:- وہ جو سود کھاتے ہیں۔
قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ
کھڑا ہوتا ہے جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا
ہو کیونکہ انہوں نے یہ کہا کہ بیچ بھی سود ہی جیسی
ہے۔ اور اللہ نے بیچ کو حلال اور سود کو حرام کیا تو
جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے
صیحت آئی تو وہ رک گیا تو وہ جو پہلے لے چکا وہ

مسودی قرار دینا لئے غلط ہے۔ کہ بیع تو مال
میں رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
کے بدلے میں کی خرید و فروخت رضا مندی
نہ تو سودی کا صدقہ قبول کرتا ہے نہ حج نہ جہاد نہ
سے ہوتی ہے۔ اور سودی کا دوبارہ میں صرف
ہی صلہ رحمی اور کوئی نیکی سودی لین دین کرنے
ایک طرف مال ہوتا ہے اور سود پر رقم دینے والا
والے کی جب کوئی نیکی قابل قبول تو یہی سود اور
بلا معاوضہ مال حاصل کر رہا ہے۔ کیونکہ عرب
سودی لین دین کرنے والے کی تباہی و بربادی
میں مروج سود یہ تھا کہ کسی کو کچھ رقم دیکر کچھ
ہے اور دوسری یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ
دلت کے بعد مقروض سے مقرر کردہ زیادہ رقم
رب العزت صدقات کو بڑھاتا ہے کیونکہ
وصول کرنا اور تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ
صدقات دینے سے برکت بھی حاصل ہوتی
حرمت سود کے بعد سودی کا دوبارہ کرنے والا
اور ثواب بھی اور صدقہ دینے والے سے رب
عرصہ دراز تک جہنم کی آگ میں جلا رہے گا۔
اور اگر مسلمان سے سودی لین دین جائز سمجھا تو
وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر ہمیشہ کا بندھن
بنارہے گا۔

ترجمہ۔ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور صدقات کو
بڑھاتا ہے اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکرا
گنہگار۔

ارشاد ربانی سے بھی چند چیزیں
معلوم ہوئیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ سود کو جاہ و
بر پا کرتا ہے کیونکہ سودی کا دوبارہ میں نہ ثواب
ہے نہ برکت، نہ انسانی ہمدردی کا جذبہ اور نہ
ہی جذبہ خدمت غلط۔ حضرت عبداللہ بن
ارشاد ربانی سے بھی چند چیزیں
معلوم ہوئیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ سود کو جاہ و
بر پا کرتا ہے کیونکہ سودی کا دوبارہ میں نہ ثواب
ہے نہ برکت، نہ انسانی ہمدردی کا جذبہ اور نہ
ہی جذبہ خدمت غلط۔ حضرت عبداللہ بن

بارگاہ میں خس و خاشاک اور غلامت کا ڈھیر
ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے
نزدیک ان کی ذرا بھر کوئی حیثیت نہیں۔
ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بقیہ
سود چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو تو اگر ایسا نہ کرو تو اللہ
اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کا یقین کر لو۔

ان دونوں آیات کا شان نزول یہ
ہے کہ عرب کے دو قبیلوں بنو نضیر اور بنو مغیرہ
کا آپس میں سودی لین دین تھا۔ بنو نضیر تو
سودی کا دوبارہ میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔

انہوں نے ہی تو یہ کہا تھا کہ بیع اور سود ایک چیز
ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں جب یہ دونوں
قبیلے مسلمان ہو گئے تو انہوں نے سودی لین
دین بھی چھوڑ دیا۔ لیکن ثقیف کے کفر کے
زمانے کی سودی بہت بڑی رقم بنو مغیرہ کے ذمہ

واجب الا دھمی تو انہوں نے بنو مغیرہ سے کفر
کے زمانے کے سودی رقم کا مطالبہ کر کیا تو اللہ
تعالیٰ نے ان آیات کو اتار دیا۔ اور یہ بتایا کہ کفر
کے زمانے کے بقیہ سود کو بھی چھوڑ دو نیز ایسے

ہی دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ایک دوسرے
کے ذمہ کفر کے زمانے کی جو سودی بھاری رقوم
تھیں انہیں بھی چھوڑ دینے کا حکم دیا۔

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بقیہ
سود چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو تو اگر ایسا نہ کرو تو اللہ
اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کا یقین کر لو۔

لہذا اس کے بعد تو کسی صورت میں بھی سودی
کا دوبارہ نہیں کر گئے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ سودی کا دوبارہ کرنے والے جہنمی اور کافر
ہیں۔ نیز ان ارشادات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
حرمت سود کا حکم نازل ہونے کے بعد اور بقیہ
سود وصول کرنے سے ممانعت کے بعد جو لوگ
سودی لین دین کریں تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول ﷺ کے نافرمان ہی نہیں
بلکہ وہ ان کے باغی اور دشمن ہیں۔ یاد رہے کہ
اسلام میں کافروں، باغیوں اور سود خوروں
سے لڑنے کا حکم ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفر
و بغاوت کے علاوہ سود خوری اور سودی لین
دین بہت بڑا ناقابل معافی جرم ہے۔

مہیں مکمل کامیابی حاصل ہوا۔
لئے حلال تھیں ان پر حرام کر دیں اور اس لئے کہ

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ انہوں نے بہت لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور

عرب میں دور جاہلیت میں سود خوری کا عام طور . اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے منع

پر یہ طریقہ مروج تھا کہ ایک معین مدت تک کیا گیا تھا اور ہم نے ان میں سے کافروں کے

ادھار سود پر دیا جاتا اور جب وہ مدت پوری ہو لئے دودھا تک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

جاتی اور قرض دار وقت معین پر رقم ادا نہ کر سکتا تو ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے ہم

اسے سود میں مزید اضافے کر کے مزید مہلت نے ان میں سے کافروں کے لئے دروناگ

دی جاتی اور اگر پھر بھی دوری مقرر کردہ مدت عذاب تیار کر رکھا ہے اور ان آیات میں یہ بھی

میں قرضدار ادائیگی نہ کر سکتا تو پھر سودی رقم میں بتایا گیا ہے کہ یہود کے جرائم گناہوں اور ہٹ

مزید اضافہ کر کے مزید مہلت دی جاتی تو اللہ دھرمی کی وجہ سے بہت سی حلال اور پاکیزہ

تعالیٰ نے سود کی اس بد سے بدترین قسم کی چیزیں بطور مباح قرار دے کر انہیں اللہ

مذمت کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے روک

دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ سود تو ویسے بھی حرام و پہلا جرم یہ بتایا گیا ہے کہ وہ خود کمرہ اور اللہ

ناجائز ہے۔ اور دو گنا چو گنا سود حرام در حرام تعالیٰ کے باطنی و مافرمات ہیں اور لوگوں کو بھی

ہے۔ میرا ارشاد باری تعالیٰ سے یہ بھی معلوم

ہوا کہ جو خدا خوش کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ لوگ سودی بین دین کرتے تھے حالانکہ سود

سے ڈرتے ہوئے سودی مین پھوڑ دیا۔ تو اللہ حوری اور سودی مین دین ان کے لئے حرام

تعالیٰ اپنے سب سے اعلیٰ سے اسے مل

فرار دیا کیا تھا۔

صوبہ پر فلاح و کامیابی سے یہی ہمکنار کر دے گا۔

ترجمہ: کو یہودیوں نے بڑے مہمی ہوا کہ سووی-ین دین میں اسرائیل کے لئے سی

سچ سے ہم نے جس وہ پائیرہ چیزیں جوتان کے ناجائز منوں اور سرام تھا۔ اور یہود و عذاب

مجله محی الدین فیصل آباد 14 شوال المکرم ۱۳۶۱ هجری

میں جتلا کرنے اور دیگر سزائیں دینے کا ایک اور بعض نے ایسے تہائف پر محمول کیا ہے کہ

سبب سودی لین دین بھی تھا اس لئے ارشاد دینے والے کو اس سے زائد ملیں۔

نبوی ﷺ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کہ قہر و غضب میں بہر حال اگر آیت مذکورہ کو سود پر

ہونے والی قوم کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ ان معمول نہ بھی کیا جائے تب بھی سات آیات

میں سودی کاروبار کا رواج ہوتا ہے تو موجودہ مبارکہ سود کی حرمت و ممانعت اور مذمت پر

دور میں امت مسلمہ پر کئے جانے والے ظلم اور صراحتاً دال ہیں مگر افسوس صد افسوس کہ یہ

آئے دن مصائب و آلام اس بات کی نشاندہی آیات موجودہ حکمرانوں، ان کے دونوں

کرتے ہیں۔ ان کی وجوہات میں سے ایک سپورٹروں اور ان کے ہمواء اعلیاء سود کی نظر

وچہ مسلمانوں میں سودی کاروبار کا رواج بھی سے نہیں گزرتیں اور پارٹی بازی اور پارٹی

ہے اگر امت مسلمہ آج بھی احکام خداوندی پر نوازی کی وجہ سے ان کی عقلیں راض اور

عمل چیرا ہو کر سودی کاروبار کی لعنت کو ختم کر آئیں انہی ہو چکی ہیں۔

دیں تو پورے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ انشاء

اللہ ان کے ظلم و ستم اور مصائب و آلام میں کے بارے میں چند احادیث مشتمل از حروف

کافی حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔

ترجمہ: اور تم جو چیز زیادہ

(مال) لینے کے لیے دھوکہ دینے والے لوگوں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں

بڑھے گا۔ اور اللہ کی رضا جوئی کے لئے جو کم

حیرات دو تو وہی لوگ اللہ کے نزدیک (اپنے

(مال) بڑھانے والے ہیں۔۔۔ جس

مفسرین نے آیت مذکورہ کو سود پر مبنی لیا ہے اسی مزا کا اور سہرے درمیان ایک اور اسی مزا

مجله صحو الدين فيصل آباد 15 شوال المکرم ۱۳۳۶ هجری

جس کے پاس پتھر رکھے ہوئے تھے تو جو آدمی نہر میں کھڑا تھا۔ جب وہ نہر سے نکلنے کے ارادہ سے آگے بڑھتا تو دوسرا اس کے منہ پر پتھر مار کر اسے واپس اسی جگہ لوٹا دیتا۔ تو جب کبھی وہ نہر سے نکلنے کے لئے آتا تو دوسرا اس کے منہ پر مارتا تو وہ اسی

سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو سود سے حاصل کردے ایک درہم کا گناہ باوجود اس کے مسلمان ہونے کے تجنیس مرتبہ زنا کرنے سے بڑا اور بدتر ہے۔

جگہ واپس لوٹ جاتا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے تو مجھے کہا کہ جس کو آپ نہر میں پتھر کھاتے دیکھ رہے ہیں یہ سودخور ہے۔

نیز آپ ہی سے موقوفہ مروی ہے کہ (سودی لین کے) بھڑگناہ ہوتے ہیں اور ان کا سب سے چھوٹا گناہ کسی مسلمان کا اپنی والدہ کے ساتھ زنا کرنے کے گناہ کے برابر

نبی کریم ﷺ کا خواب بھی چونکہ وحی ہوتا ہے لہذا مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ سود خور سخت ترین سزا کا مستحق ہے اور سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

نیز یہی شریف کے حوالے سے ہونے کی اجازت ہیں ہوگی بلکہ قیامت کے متعدد کتب میں سرور کو نمین ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی منقول ہے کہ سود کے ستر درجے اور دن اس طرح کھڑا ہوگا جیسے کسی کو شیطان نے چھوکر جھپٹی اور غیوط الحواس بنا دیا ہوا۔

جز ہیں سب سے کم درجہ اور جز زنا اور بدکاری کے برابر ہے اور قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں زنا کی بڑی مذمت ہے اور زانی کے لئے رجم و قتل کا زیادہ تر استعمال زنا میں ہوتا ہے نیز ایک اور ارشاد نبوی میں حضرت عبداللہ بن

مذکورہ بالا ارشادات نبویہ اور روایات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ سود و خور و خفت ترین سزا کا مستحق ہے۔ اور سودی لئین دین کے بہتر گناہ ہیں۔ اور سب سے کم درجہ کا گناہ اپنی والدہ سے زنا کرنے کے برابر

ہے اور سود سے حاصل کردہ ایک درہم تھیں دین بھی ہے اور آخرت میں تو سودی لین دین مرتبہ زنا کرنے سے بھی بدتر اور برا ہے۔ لہذا ان واضح ارشادات اور ہدایات کے باوجود سودی کاروبار جاری رکھنا یا باقی رکھنے پر اصرار انہیں ایسی عبرت ناک نمرادی جائے گی کہ انہیں لوگوں کے سامنے جنونی اور پاگل بنا کر

کرنے والے کے ہاں میں ہاں ملانا یا خاموش
تناشائی بنے رہنا۔ تحریراً تقریباً قولاً فعللاً یا کسی
دور طریقے سے سود خوروں کی مخالفت نہ کرنا
بہت بڑا گنا، قوی المیہ اور اسلام کی اعلانیہ
تفحیک و توحین ہے اور ملت اسلامیہ کی ذلت و

سوائی کے اسباب میں سے ایک سودی لین

ایصالِ ثواب کیجئے

معروف عالم دین حضرت علامہ خواجہ وحید احمد صاحب قادری مدظلہ العالی کی ”خوش دامن“ قضائے الہی سے انتقال فرمائیں۔

صوفی غلام رسول نقشبندی صاحب کے ماموں جان
 ”میرا حمزہ“ رضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔

محمد شہزاد صدیقی صاحب (البحر ڈانگ والے) کے چچا جان
 ”علی رضا“ رضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔

اللہ کریم اپنے محبوب ﷺ کے تصدیق جملہ امت مرہم کی بخشش فرمائے
اور شفاعت رسول ﷺ نصیب فرمائے۔ ادارہ

اصلاح نفس

از: شیخ الحدیث علامہ اسلام رسول قاسمی صاحب

نفس کی معنی :- نفس کے لغتی معنی ہیں۔ ”جان“۔ نفس درحقیقت کس چیز کا نام ہے؟ بعض کا خیال ہے کہ یہ جسم اور روح کے علاوہ کسی تیسری چیز کا نام ہے۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ روح اور نفس ایک ہی چیز ہے۔ روح جب اس جسم میں داخل ہوئی تو انسانی عوارض لاحق ہونے کے بعد نفس کہلائی۔

چنانچہ قرآن شریف میں: اللہ یتوفی النفس المطمئنة آیات میں روح کو ہی نفس فرمایا گیا ہے واللہ اعلم۔

نفس کی اقسام :- سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”مراۃ السراۃ“ میں نفس کی آٹھ اقسام بیان فرمائی ہیں ان میں سے صرف تین موٹی موٹی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔ انہی تین اقسام کو اکثر بزرگوں نے بیان فرمایا ہے۔

۱۔ نفس لمارہ ۲۔ نفس لواہ ۳۔ نفس مطمئنة

نفس لمارہ :- یہ نفس کی وہ حالت ہے جس میں نفس ہمیشہ برائی کا حکم دیتا ہے اور اس کا مطیع انسان معاشرے کا ناسور ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان النفس لمارۃ بالسوء (یوسف ۵۳) بلاشبہ نفس برائی کا بہت زیادہ حکم ضرور دیتا ہے۔ اس سے شر نفس کی اہمیت خوب واضح ہو رہی ہے۔

انسان پر اس کا نفس تین طرح سے حملہ آور ہوتا ہے۔

مخالفتانہ حملہ :- اس کا مخالفانہ حملہ یہ ہے کہ انسان کو نیکی سے روکتا ہے مثلاً نماز، روزہ سے روکتا، فحاشی اور بے حیائی پر آمادہ کرنا وغیرہ۔ نفس کا یہ حملہ آسانی سے ہر کسی کی سمجھ میں آ جاتا ہے۔

موافقانہ حملہ :- اس کا موافقانہ حملہ یہ ہے کہ انسان کو نیکی سے صاف صاف نہیں روکتا۔ بلکہ نیکی کی ہمراہ انسان کی نیت میں فتور ڈال دیتا ہے۔ اور اس نیکی کو الٹا گناہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ مثلاً عباد کے دل میں بہادر کہلانے کا جذبہ عالم کے دل میں حضرت علامہ کہنے کا دلولہ اور سخی کے دل میں حاتم طائی کہلانے کا

شوق پیدا کر دیتا ہے۔ نماز پڑھا کر تکبر کرتا ہے۔ اور تسبیح پکڑا کر ریاکاری پیدا کرتا ہے۔ لہٰذا یہ انسان کے اعمال کو برباد کرنے کا کوئی موقع خالی نہیں جانتے دیتا۔

نہی کریم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بلا کر اس سے پوچھے گا تو نے دنیا میں کیا عمل کیے۔ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں مال خرچ کیا اللہ نے جو چاہا وہ تجھے مل چکا۔ پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا دوسرے شخص سے پوچھے گا تو نے کیا

عمل کیا وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا۔ اللہ فرمائے گا تو نے یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ لوگ تجھے عالم کہیں لوگوں نے تجھے عالم کہا۔ تو نے جو چاہا وہ تجھے مل چکا۔ پھر اسے بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تیسرے شخص سے پوچھے گا تو نے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں نے حیرتی راہ میں اپنی جان قربان کر دی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے یہ اس لئے کیا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں۔ لوگوں نے تجھے بہادر کہا۔ تو نے جو چاہا وہ تجھے مل چکا۔ پھر اسے بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

آپ نے دیکھا کتنے عظیم کارناموں کو نفس کے عمل دخل نے عذاب جہنم بنا کر رکھ دیا۔ نفس کی باریک شراوتوں کا علاج سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے سیکھیے آپ رضی اللہ عنہ کافر کے سینے پر سوار تھے۔ کہ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور پر تھوک دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے فوراً چھوڑ دیا اس لئے کہ اب درمیان میں نفس اور ذاتیات آچکی تھی۔

نفس کے اس لئے کی اہمیت کی پوش نظر میں چند مزید مثالوں سے اسے سمجھانے کو کوشش کرتا ہوں۔

(الف) حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو جب زمین پر اتارا گیا تو کچھ ہرن آپ کی زیارت کے لئے گئے۔ آپ علیہ السلام نے ان کی پشت پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔ جس کی برکت سے ان کی ناف میں کیتوری پیدا ہو گئی۔ جب ہرن واپس اپنے جنگل میں گئے تو وہاں دوسرے ہرنوں نے اس خوشبو کا سبب پوچھا۔ انھوں نے بتایا کہ یہ خوشبو ہمیں حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت سے نصیب ہوئی

ہے۔ چنانچہ وہ تمام ہرن بھی اسی شوق میں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے ہاتھ پھیرایا اور دعائی۔ مگر ان کی ناف میں کستوری پیدا نہ ہوئی۔ انہوں نے واپس جا کر اپنے دوستوں کو بتایا کہ تمہیں تو کستوری مل گئی مگر ہمیں نہ ملی۔ انہوں نے جواب دیا کہ اصل قصہ تمہاری نیت کا ہے۔ تم محض کستوری لینے گئے تھے۔ جبکہ ہم محض زیارت کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ (سبحان اللہ)

(ب) اللہ کے ایک دلی نے اپنے نفس پر ایسا غلبہ کیا کہ اسے کتے کی شکل میں ری ڈال کر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ ایک روز اسے کسی آدمی نے مشورہ دیا کہ آپ اس عورت سے نکاح کر لیں۔ عورت بہت خوبصورت تھی اللہ کے ولی نے یکسر انکار کر دیا۔ اس آدمی نے کہا کہ نکاح سنت ہے اور آپ سنت سے بھاگ رہے ہیں؟ اللہ کے ولی نے سوچا واقعی نکاح سنت ہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے فوراً بعد اسے یہ بھی خیال آیا کہ ”عورت ہے بھی خوبصورت“ جب تک وہ یہ سوچ رہا تھا کہ نکاح سنت ہے۔ ری اس کے

ہاتھ میں تھی اور کتا موجود رہا۔ لیکن جیسے ہی سوچا کہ ”عورت ہے بھی خوبصورت“ ری ہاتھ سے چھوٹ گئی اور کتا غائب ہو گیا۔

آپ نے محسوس کر لیا ہوگا کہ انسان کے لئے سخت ضروری ہے کہ ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔ اور ایک لمحہ بھی اس کی جانب سے تساہل اور غافل نہ ہوا۔ اپنے نفس سے کسی رحم کی امید نہ رکھے نفس بیماری، پریشانی، اور مصروفیت کا لحاظ نہیں کرتا۔ بلکہ ہر گھڑی ہر لحاظ مارہ پاس رہے۔

نفس اس قدر مکران اور چال بازی ہے۔ کہ کبھی برائی کے روپ میں آتا ہے اور کبھی نیکی کے رنگ میں۔ کبھی انسان کے دل میں تکبر پیدا کرتا ہے اور کبھی عاجزی کے لہاوے میں مین تکبر کا ارتکاب کراتا ہے۔ اگر عاجزی کرنے والے کو یہ خیال آجائے کہ مجھ میں بڑی عاجزی ہے تو یہ مین تکبر ہوا۔ اسے اخلاقیات کی اصطلاح میں ”عجب“ کہتے ہیں۔ نفس کی عاجزی بھی اس کی شرارت ہے اور اس کا تکبر بھی اس کی شرارت ہے۔ نفس کا ریاء بھی اس کی مکاری ہے اور اس کا اخلاص

بھی اس کی واردات ہے۔

میں فیجہ ہے کہ صوفیاء کرام کے بارے میں حسن ظن سے کام لینا ضروری ہے۔ وہ اپنے نفس کا پیچھا کرتے کرتے کبھی عاجز معلوم ہوتے ہیں اور کبھی بظاہر تکبر نظر آتے ہیں۔ اسی وجہ سے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ مرید کی عاجزی سے اس کے مرشد کا تکبر بہتر ہے۔ اور مرید کے اخلاص سے اس کے مرشد کا ریاء بہتر ہے۔ مرید کی جہالت بھی مرید کے لئے حجاب ہے۔ اور مرید کا علم بھی مرید کے لئے حجاب ہے۔ اس کی غفلت بھی اس کے لئے حجاب ہے اور مین ممکن ہے کہ اس کا ذکر و فکر بھی ایک وقت میں اس کے لئے حجاب بن جائے۔ ان باتوں کو اس راستے کا مسافر ہی بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ”اپنی نیکیوں پر تکبر کرنے والے فیک آدمی سے وہ گنہگار بہتر ہے جو اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو“۔

بعض لوگ اپنے شیخ اور پیر بھائیوں کی محبت میں بیٹھ بیٹھ کر مجموعی تعلیم پر کامل طور پر عمل پیرا ہونے کی بجائے صرف ایسے ایسے نکتے پکڑ لیتے ہیں۔ جو ان کے نفس کی خواہش کے مین مطابق ہوتے ہیں۔ انہیں اچھا لباس اور خوشبو لگانا مرشد کی سنت نظر آتا ہے۔ مگر تجھ پڑھنا اور اللہ کی راہ میں سرکا نذرانہ پیش کرنا مرشد کی سنت نظر نہیں آتا۔

شیخ کی کوئی بات اگر بظاہر نامناسب اور سمجھ سے بالاتر لگے تو مرید کو چاہیے کہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ یاد کر لے جو قرآن شریف کی سورۃ کہف میں بیان ہوا ہے۔

اگر شیخ واقعی طور پر مطالعہ کتب اور

کی بولیاں سنا کر پریشان کرنے کا نام فحشاء کی صحبت اور اللہ کے اسرار کو کلی کوچوں میں بیان کر کے عشق حقیقی کو رسوا کرنے کا نام حق گوئی اور سقاوت ہوتا ہے۔

حالانکہ سچیدگی اور ہر وقت اپنے نفس کی کڑی نگرانی فحشاء کا طرہ امتیاز ہے۔ فقیر کا نفس کے ساتھ مقابلہ مرتے دم تک جاری رہتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اس کا نفس مر بھی جاتا ہے۔ تو اسے دوبارہ زندہ کر دیا جاتا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کہ جب نفس جہاد میں قتل ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ تاکہ انسان اس کا مقابلہ کر لے ہوئے ترقی پاتا رہے۔ یہی معنی ہیں اس حدیث شریف کے۔ کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے ہیں۔ (فتوح الغیب مقالہ ۶۷ کا حاصل)

نفس کے ان موافقانہ حملوں کو سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ”جب اللہ کسی بندے کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اپنے نفس کے عیب نظر آنے لگتے ہیں۔“

از امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ

حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین چیزوں کی کوئی حد نہیں۔

- ۱۔ اللہ کی معرفت کی کوئی حد نہیں
- ۲۔ نبی کریم ﷺ کے درجہ جات کی کوئی حد نہیں
- ۳۔ نفس کی مکاریوں کی کوئی حد نہیں

نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے جی و لہو میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں مجھے ایک لمحہ بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات بنوادے۔

نفس لواامہ :- لواامہ کا معنی ہے ملامت کرنے والا۔ یہ نیک بننے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر پھر بھی اس سے خطا سرزد ہو جاتی ہے۔ اور جب خطا سرزد ہو جائے تو یہ اپنے آپ کو ملامت کرتے ہیں اپنی غلطی پر توبہ کرتا ہے۔ اور آئندہ اس سے باز رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ کریم کو نفس کی یہ حالت بہت پسند ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں نفس لواامہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ اور فرمایا۔ اور میں ضرور نفس لواامہ کی قسم کھاتا ہوں۔ (القیصۃ ۷۵: ۲)

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے

پوچھا کہ اگر ایک شخص اونٹ پر سوار کرتے کرتے جنگل میں آرام کرنے کیلئے رکے اور سو جائے۔ جب جاگے تو اس کا اونٹ غائب ہو چکا ہو۔ کھانے پینے کا سامان اونٹ پر ہی ہو۔ وہ آدمی اونٹ کی تلاش کرتے کرتے تھک جائے اور بالآخر موت کے انتظار میں ایک جگہ لیٹ جائے کہ اتنے میں اچانک اُسے اونٹ نظر آ جائے تو بتاؤ اس آدمی کو کتنی خوشی ہوگی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایسا کی خوشی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب بندہ گناہ کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ (بخاری)

یہ نفس طریقت کے طالب کا ہوا کرتا ہے۔ جو ابھی سیڑھیوں پر چڑھتا اور ان پر سے گرتا رہتا ہے۔ اس کا چڑھنا بھی اس کے لئے سعادت ہے۔ اور اس کا گرنے کے بعد توبہ کرنا بھی اس کے لئے خوش نصیبی ہے۔ اللہ کریم بھی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک مرتبہ ایک آدمی کعبہ میں بیٹھا عبادت کر رہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی اس کے آگے بیٹھا اللہ کی بارگاہ میں اعتراف خطا

اور عاجزی میں مصروف ہے۔ وہ کہہ رہا تھا باری

بڑی دور پہنچے جتنا کرتے کرتے
انہیں ساتھ پایا وفا کرتے کرتے

ابھی تک انہیں کچھ بھی پرواہ نہیں تھی
ہی تھک گئے تھے خطا کرتے کرتے

نفس مطمئنہ :- جب انسان ہدایت پر مستقیم ہو
جائے اور صرف اچھائی کے راستے پر گامزن ہو
جائے تو اس کا نفس، نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ یہ
نفس اولیاء کاملین اور انبیاء علیہم السلام کا نفس ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اسے نفس
مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ تو اس
سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ میرے
بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں
داخل ہو جا۔

حضرت قاضی شام اللہ پانی پتی رحمۃ
اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ
نفس مطمئنہ سے مراد وہ نفس ہے جو اللہ کے
ذکر اور اس کی اطاعت میں اس طرح مطمئن
ہے جیسے نچھلی پانی میں مطمئن ہوتی ہے۔ یہ
اطمینان اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب
تک نفس امارہ والی گھٹیا صفات زائل نہ ہو

تعالیٰ اچھے جیسا گناہ گار اور خطا کار اس روئے
زمین پر کوئی نہیں۔ میں نے اپنی جان پر ایسے
ایسے ظلم کیے ہیں۔ کہ اب تری فضل و عنایت
کے سوا میرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔ اس
مغص نے سوچا میں آگے بڑھ کر دیکھو تو کسی یہ
مغص کو ہے اور آخر اس نے ایسا کونسا ظلم کر لیا
ہے۔ جب وہ آگے بڑھا تو اس نے دیکھا کہ وہ
سید السادات حضرت امام زین العابدین رضی
اللہ عنہ تھے۔ (یہ عاجزی آپ رضی اللہ عنہ اپنے
مقام کے لحاظ سے کر رہے تھے)۔

اللہ کریم اپنے بندوں سے ان کی
ماں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔ بندے کی ہر
خطا کے بعد اس کی توبہ کا منتظر رہتا ہے۔ اور
جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ کریم آدمی بار بھی
بے رنجی نہیں فرماتا۔ والدین اپنی اولاد کی نا
فرمانیوں سے تنگ آکر انہیں عاق بھی کر دیا
کرتے ہیں۔ مگر اللہ کریم نے توبہ کا دروازہ
قیامت تک کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے۔

وہ ایسا غفور کریم ہے کہ معاف
کرتے کرتے تھک نہیں۔ بالآخر گناہ گار و

ہائیں۔ اور یہ رذیل اور گھٹیا صفات اس وقت
لگ دائل نہیں ہو سکتیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی
ملات حمیدہ کی تجلی نہ پڑے۔ اور نفس اللہ کی
صفات میں فنا ہو کر اس کی صفات میں باقی نہ ہو
سکے۔ ایسا نفس صحیح معنی مومن ہوتا ہے۔ اس
کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کتا اس وقت تک
مک نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ تنک میں گر کر
کی میں فنا ہو کر تنک کی صفات کے ساتھ بقا
اصل کر کے حلال اور طیب پزار بنے سے مکمل
نہ ہو کر تنک میں تبدیل ہو جائے تو فقہاء فرماتے
ہے۔ کہ اب اس کا تنک کے طور پر استعمال
نہ ہے۔ کیونکہ اب وہ کتا نہیں رہا بلکہ تنک
بن گیا ہے۔ مولف (منظری جلد ۱ ص ۲۶۱)

۱۔ خیال :- (الف) اپنے بارے میں خیال
انسان کے لئے ضروری ہے کہ
اپنے آپ کو سب سے کم تر اور دوسروں کو اپنے
سے افضل سمجھے۔ اور اپنے بارے میں کسی غلط
فہمی کو جنم نہ لینے دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
اپنے آپ کو پاک مت سمجھو۔ (یا ظاہر کرو)

اور اگر دوسرے لوگ منہ پر تعریف
کرنے لگ جائیں تو حدیث شریف میں ہے
کہ ”جب تم منہ پر تعریف کرنے والوں کو دیکھو
تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو“

مراد یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی بات
کو ہرگز اہمیت نہ دیں۔ بلکہ اُسے ان کی
چالپوسی، غلط فہمی، یا حسنی عن پر محمول کریں۔

اسے کا طریقہ :- نیکی ہو یا گناہ سب
پلے انسان کے دماغ میں اس کے بارے
میں خیال پیدا ہو کرتا ہے۔ اس کے بعد انسان

اپنی ذات کی مکمل نفی کریں ایسے موقع پر ذکر، شکر ہے اس نے مجھے اس شخص سے بہتر بنایا
استغفار اور لاجول سے بھی کام نہ چلے اور پنی ہے۔ اچھے میں دریا کے اندر پانچ آدمی کشتی
لنی نہ ہو سکے۔ تو تصور شیخ اس کا آخری اور سے گر پڑے۔ وہ آدمی عورت اور بول کود ہیں
کامیاب ترین علاج ہے۔ سعادت مند ہے وہ چھوڑ کر بھاگا اور چار آدمیوں کو دریا سے نکال
فخص جو تجربہ کاروں کے تجربے سے فائدہ دیا۔ ایک شخص باقی رہ گیا۔ اس آدمی نے آواز
اٹھائے اور نصیحت حاصل کریں۔ دی۔ اسے حسن بھری اچھے خدا نے مجھ سے
(ب) دوسروں کے بارے میں خیال افضل بنایا ہے۔ چار آدمیوں کو میں نے پانی
دوسروں کے بارے میں تجسس اور عیب جوئی سے نکال دیا ہے۔ پانچویں کو تم نکال دو۔
کی بجائے حسن ظن رکھنا واجب ہے۔ ارشاد حضرت بھری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا کہ
باری تعالیٰ ہے۔ ”زیادہ بدگمانی سے بچو۔“ پانچویں آدمی کو بھی تم ہی نکالو۔ ورنہ وہ ڈوب
نہی کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے کعبا جائے گا۔ چنانچہ اس نے پانچویں آدمی کو بھی
مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے شان اور نکال دیا۔ اور حضرت حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ کو
حرمت سے نوازا۔ ایک بندہ مومن کی حرمت بتایا کہ یہ عورت میری ماں ہے اور اس بول
تیری حرمت سے بڑھ کر ہے۔ اس کا مال اور میں شراب نہیں دوں۔
خون بھی تجھ سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ کہ اس کے لہذا ہمیں چاہیے کہ جہاں تک ہو
بارے میں اچھا گمان رکھا جائے۔ (ابن ماجہ) سکے دوسروں کی بات کو صحت پر لانے کی کوشش
ایک مرتبہ حضرت حسن بھری رحمۃ کریں۔ اعزازے اور تحفینے سے مغایم نکالنا
اللہ علیہ دیا کے کنارے پر گئے تو وہاں ایک معاشرتی فساد کی بہت بڑی بنیاد ہے۔ سیدھی
فخص کسی عورت کی ران پر سر رکھ کر شراب کی بات کا الٹا مطلب نکالنا مردوں کی نسبت
بول میں سے گھونٹ لے رہا تھا۔ آپ رحمۃ عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔
اللہ علیہ نیا سے دیکھا تو دل میں سوچا کہ اللہ کا (ج) دوسرے عام خیالات

انسان ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچتا ہی میں بھی سوچا کرے۔ اپنے خیالات کا بھی خیال
رہتا ہے۔ ان خیالات کے سلسلے میں نفس رکھا کریں۔ ہر لحظہ اپنے خیالات کا محاسبہ کرنے
پاس ایک وسیع میدان موجود ہے۔ انسان کا کی کوشش کیجئے۔ کہیں آپ یہ بات نفس کی
اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، بولنا، خاموشی، حتیٰ کہ ہر خواہش کی وجہ سے تو نہیں سوچ رہے؟ خیالات
حرکت اور ہر سکون اس کے خیالات کے پر بیٹھنے والے اسی پہرے دار کا نام عقل ہے۔

ماحت ہے۔ پہلے خیال آتا ہے۔ پھر اس کے یقیناً یہ کام آپ کو نہایت ہار یک اور
مطابق عمل ہوتا ہے۔ ہر عمل کو کرنا کاتبین بہت مشکل محسوس ہو رہا ہوگا۔ ہم مانتے ہیں
(فرشتے) لکھ رہے ہیں اور اسی پر قیامت کے واقعی یہ کام بڑا مشکل ہے۔ صرف ایک دن کوئی
دن جزا و سزا مرتب ہوگی۔ فخص یہ کام کر کے دیکھے۔ شام تک چٹکے چھوٹ
اب یہ کہنا درست ہوا کہ بنیادی جائیں گے۔ لیکن خدا اس کام کو مشکل سمجھ کر
ظہر پر سارے کھیل کا دار و مدار انسان کے چھوڑ مت دینا۔ مت سمجھنا کہ اللہ اور اللہ کے
خیال پر ہے۔ چوری، ڈاکہ، زنا اور فیہیت رسول اللہ ﷺ اس مشقت طلب کام کی عظمت
و غیرہ کے بارے میں سب سے پہلے خیال ہی سے ہے خبر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسی کام کو
آتا ہے پھر انسان اس پر عمل کرتا ہے۔ جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ ”بڑا عباد وہ ہے
لہذا خیالات پر نگران اور پہرے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔“

دار کا بیٹھنا سخت ضروری ہوا جو اس پر عذاب اے اللہ کی راہ میں سرکھانے کا
ترمیم (Sensorship) کا کام کرے۔ شوق رکھنے والے نوجوان! تجھے یہ جذبہ
ورنہ اگر یہاں سے غلط چیز پاس ہوگی تو اس کا شہادت مبارک۔ لیکن تیرے اس جہاد کی صحت
زہر قیامت تک پھیل جائے گا۔ یہ پہرا ہمتا بھی نفس کی اصلاح پر موقوف ہے۔ اگر جہاد
مضبوط اور محتاط ہوگا اتنا ہی انسان نفس کے شر کے پردوں میں نفس کی کوئی خواہش پوشیدہ نکل
سے محفوظ رہ سکے گا۔ آپ اپنی سوچ کے بارے آئی تو یہ جہاد تیرے لئے مصیبت بن جائے

لہذا خیالات پر نگران اور پہرے دار کا بیٹھنا سخت ضروری ہوا جو اس پر عذاب و ترمیم (Sensorship) کا کام کرے۔
ورنہ اگر یہاں سے غلط چیز پاس ہوگی تو اس کا زہر قیامت تک پھیل جائے گا۔ یہ پہرا ہمتا
مضبوط اور محتاط ہوگا اتنا ہی انسان نفس کے شر کے پردوں میں نفس کی کوئی خواہش پوشیدہ نکل
سے محفوظ رہ سکے گا۔ آپ اپنی سوچ کے بارے

انسان ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچتا ہی میں بھی سوچا کرے۔ اپنے خیالات کا بھی خیال
رہتا ہے۔ ان خیالات کے سلسلے میں نفس رکھا کریں۔ ہر لحظہ اپنے خیالات کا محاسبہ کرنے
پاس ایک وسیع میدان موجود ہے۔ انسان کا کی کوشش کیجئے۔ کہیں آپ یہ بات نفس کی
اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، بولنا، خاموشی، حتیٰ کہ ہر خواہش کی وجہ سے تو نہیں سوچ رہے؟ خیالات
حرکت اور ہر سکون اس کے خیالات کے پر بیٹھنے والے اسی پہرے دار کا نام عقل ہے۔

ماحت ہے۔ پہلے خیال آتا ہے۔ پھر اس کے یقیناً یہ کام آپ کو نہایت ہار یک اور
مطابق عمل ہوتا ہے۔ ہر عمل کو کرنا کاتبین بہت مشکل محسوس ہو رہا ہوگا۔ ہم مانتے ہیں
(فرشتے) لکھ رہے ہیں اور اسی پر قیامت کے واقعی یہ کام بڑا مشکل ہے۔ صرف ایک دن کوئی
دن جزا و سزا مرتب ہوگی۔ فخص یہ کام کر کے دیکھے۔ شام تک چٹکے چھوٹ

اب یہ کہنا درست ہوا کہ بنیادی جائیں گے۔ لیکن خدا اس کام کو مشکل سمجھ کر
ظہر پر سارے کھیل کا دار و مدار انسان کے چھوڑ مت دینا۔ مت سمجھنا کہ اللہ اور اللہ کے
خیال پر ہے۔ چوری، ڈاکہ، زنا اور فیہیت رسول اللہ ﷺ اس مشقت طلب کام کی عظمت
و غیرہ کے بارے میں سب سے پہلے خیال ہی سے ہے خبر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسی کام کو
آتا ہے پھر انسان اس پر عمل کرتا ہے۔ جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ ”بڑا عباد وہ ہے
لہذا خیالات پر نگران اور پہرے جس نے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔“

دار کا بیٹھنا سخت ضروری ہوا جو اس پر عذاب اے اللہ کی راہ میں سرکھانے کا
ترمیم (Sensorship) کا کام کرے۔ شوق رکھنے والے نوجوان! تجھے یہ جذبہ
ورنہ اگر یہاں سے غلط چیز پاس ہوگی تو اس کا شہادت مبارک۔ لیکن تیرے اس جہاد کی صحت
زہر قیامت تک پھیل جائے گا۔ یہ پہرا ہمتا بھی نفس کی اصلاح پر موقوف ہے۔ اگر جہاد
مضبوط اور محتاط ہوگا اتنا ہی انسان نفس کے شر کے پردوں میں نفس کی کوئی خواہش پوشیدہ نکل
سے محفوظ رہ سکے گا۔ آپ اپنی سوچ کے بارے

گا۔ لہذا اپنے نفس کی اصلاح کر۔ پھر جہاد
بالسيف میں کود جا۔ کیا تو نہیں چاہتا کہ جہاد
اکبر میں حصہ لے اور میدانِ فنا کا قاتل بن کر
تمغہ بقاء حاصل کرے؟

۲۔ زبان :- خیال کے بعد زبان کا نمبر آتا
ہے۔ انسان کو چاہیے کہ زبان پر بھی اپنی سوچ کا
پہرا بٹھائے۔ اور مکمل مگرانی کے بعد زبان کو
کھولے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں
کہ مومن کی زبان اس کے دماغ کے ماتحت
ہوتی ہے۔ جبکہ منافق کی زبان اس کے دماغ
سے آگے نکل جاتی ہے۔ حضرت شیخ اکبر قدس
سرفرماتے ہیں۔ کہ زبان کو اللہ تعالیٰ نے بہت
سارے دانتوں اور دو ہونٹوں کے ذریعے پابند
کر دیا ہے۔ لیکن یہ پھر بھی تمام نالے توڑ دیتی
ہے اور فضول بکواس کرتی ہے۔

۳۔ ہاتھ :- خیال اور زبان کے بعد ہاتھوں
اور دیگر اعضاء کا نمبر آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے
فرمایا۔ ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ
سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“ اس حدیث
شریف میں مذکورہ بالا ترتیب موجود ہے۔ یعنی
پہلے زبان اور پھر ہاتھ۔ جو شخص کم از کم اپنے
ہاتھوں پر کنٹرول کرے وہ اچھا مسلمان ہے۔

زبان پر کنٹرول حاصل کر لینا مالمانہ شیوہ ہے مزاجی (Cool mindedness) بہتر ہے۔
اور خیال پر کنٹرول کر لینا ولایت ہے۔ (مکھوۃ) نیز فرمایا: جلدی شیطان کی طرف
آپ ہر بات اور ہر کام سے پہلے سے ہے (مکھوۃ)
تھوڑا ٹھہر جایا کریں۔ صرف ایک یا دو سیکنڈ کا
وقفہ اور تامل درکار ہے۔ اپنے آپ سے پوچھ
لیں کہ میں کیا کرنے لگا ہوں اور کیوں کرنے
لگا ہوں؟ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرماتا
شروع کر دے گا۔ ہوا اس شخص کے لئے جو اپنے نفس کے عیب
نی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخرت دیکھنے سے فارغ ہی نہ ہوا کہ دوسروں کے
کے امور کے سوا ہر کام میں شوش بچا اور سرد عیب دیکھتا۔

خوشخبری

گردے کی پتھری اور دردِ گردہ کی دوائی
فی سبیل اللہ حاصل کریں۔

رابطہ :- محمد عمران نقشبندی

صائم آرٹس و کیلا نو الی گلی نمبر 5 کارز فضل دین مارکیٹ کچھری بازار
فیصل آباد 0321-7422940

مجلہ محی الدین جن شہروں سے آپ حاصل کر سکتے ہیں۔

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب مدظلہ
دربار فیضہاریہ یاں شریف آزاد کشمیر

علامہ خلیفہ مشتاق احمد علانی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر ساہیوال 0344-0304544

علامہ مظہر الحق صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ گجرات 0346-6011700

محمد رضا نقشبندی صاحب شاہی بازار ٹنڈو جام سندھ 0301-3520559

خلیفہ علامہ واجد حسین صدیقی صاحب جامع مسجد صوبیدار کالج روڈ ڈسکہ

محترم راشد نعیم صدیقی صاحب جلال پور جٹاں گجرات 0300-6273446

حافظ محمد سرفراز صدیقی صاحب

محی الدین اسلامک سنٹر جہلم بوکن 0302-5803622

واجد شاہ سویش اینڈ بیکرز کشمیر روڈ ماسکوہ 0300-5645117

محمد دانش صدیقی صاحب ایڈووکیٹ

اسلام آباد 0323-6084087

خلیفہ برکت حسین صدیقی صاحب

المدینہ سسٹے کپڑے کاڈپو مین بازار کہوٹہ 0344-5160379

خلیفہ محمد شریف ڈار صدیقی صاحب

صدیقی پنسار شورمنی پاپڑ منڈی لاہور 0321-4849639

خلیفہ مظہر اقبال صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ دینہ 0323-9993038

صاحبزادہ مظہر صدیق صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ صدیق آباد شریف ضلع بھمبر آزاد کشمیر 0345-0897483

الحاج محمد الیاس صدیقی صاحب

حسین ٹاؤن ملتان روڈ لاہور 042-7843134

خلیفہ غلام مجدد صدیقی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ آستانہ نیار نقشبند کاموکی 0300-67799744

محترم محمد طارق صاحب نورجی والے گوجرانوالہ 0300-6406488

محترم شیخ محمد آصف صاحب 198 مین روڈ سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

محترم محمد نعیم بٹ صدیقی صاحب

نور ریڈ ریزی بی او گوجرانوالہ 0345-5585090

محترم محمد سلیم صاحب کراچی 0300-2522580

علامہ فیض الحق نقشبندی صاحب

دارالعلوم محی الدین صدیقیہ چڑھوتی کوٹلی آزاد کشمیر 0346-5188653

محترم قیصر سجانی صدیقی صاحب

قیصر کلاتھ ہاؤس ٹاٹار روڈ کڑیاں والا گجرات 0301-6200622

راؤ محمد آصف صدیقی صاحب چچہ وطنی 0345-7568633

سر زمین پونہ وار میں
لوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ

دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی

آفتاب علی کویت واقعہ کویت
سفر عشق رسول سرتاج الاولیاء، مورشید کرم
حضرت علامہ
پیر محمد علی الدین صدیقی
زیت بچادہ استاد عالی شان شریعت آراء و فتاویٰ
پاکستانی اسلامی اسکول، ڈی ایچ ای، لاہور، پاکستان
چیئرمین محلی الدین شریعت انٹرنیشنل چیئرمین نورانی دی

رائیکا میرا چک بیلی خان راولپنڈی

شعبہ ناظرہ حفظ القرآن تجوید و قرأت درس نظامی

عصری علوم کمپیوٹر کی تعلیم عربی زبان و ادب کورس

داخلہ جاری ہیں

دینی و دنیاوی تعلیم
جدید تعلیمی سہولتیں
جدید طریقہ تیسرے شاہکار ہاشل
1000 رہائشی طلباء وظائفات
کیلئے رہائش کا اعلیٰ انتظام
صاف ستھرا اور پرسکون ماحول
ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام
طلباء کیلئے کراؤنڈ اور تقریبی سہولیات
اخلاقی و روحانی تربیت

بمقام تعالیٰ!
دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی چک بیلی خان
راولپنڈی
دنیا کے اسلام کا ایک منفرد تعلیمی اور
روحانی ادارہ ہے، جہاں جدید
ورس نظامی سادی ایم ای عربی اسلامیات
اور جدید دنیاوی علوم کے علاوہ کئی
شعبہ جات سرگرم عمل ہیں۔
دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی میں
تفصیل المدارس اہل سنت پاکستان کے
زیر اہتمام اختتام منعقدہ کروائے جاتے ہیں
اعلان داخلہ
اسلام آباد میں، انجمن دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی
میں وائس کراؤنڈی دھرمی علوم سے بہرہ ور کریں
اور دارالعلوم کی سعادت حاصل کریں

(سولانا) محمد سلیم صدیقی دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی رائیکا میرا چک بیلی خان راولپنڈی
0332-7237508

مرشد کے ساتھ رابطہ استوار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

پیر محمد علی الدین صدیقی

پاکستانی اسلامی اسکول، ڈی ایچ ای، لاہور، پاکستان
چیئرمین محلی الدین شریعت انٹرنیشنل چیئرمین نورانی دی

اعلیٰ دینی و دنیاوی تعلیم
مفت طلبہ وظائفات کی
شمکائی و مشہور درسگاہ
معلمین اہل سنت و جماعت چیکر و وطنی
منشاق احمد رانی
غیر منشیاق احمد رانی
MOBILE: 0306-8928335

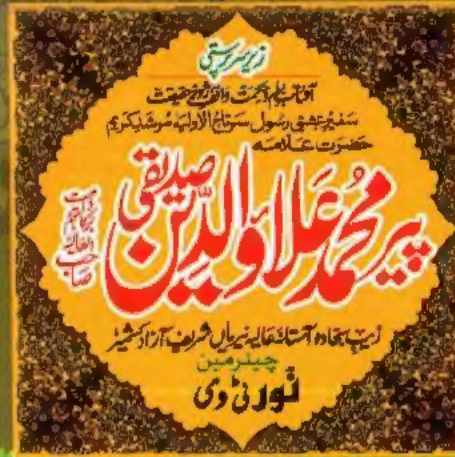
دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی
دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی
دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی
دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی	دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی

دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی

400 سے زائد طلباء وظائفات کے لئے مفت تعلیم
میں 300000 سے زائد طلباء وظائفات کے لئے مفت تعلیم
تعمیم جاری ہے۔ اس وقت دارالعلوم تقریباً
400 سے زائد طلباء وظائفات کے لئے مفت تعلیم
دے رہا ہے۔ تعاون و فرائض کے لئے اور اس کے
غیر علمائے اسلام کی رضا مندی حاصل کریں

300000 سے زائد طلباء وظائفات کے لئے مفت تعلیم
تعمیم جاری ہے۔ اس وقت دارالعلوم تقریباً
400 سے زائد طلباء وظائفات کے لئے مفت تعلیم
دے رہا ہے۔ تعاون و فرائض کے لئے اور اس کے
غیر علمائے اسلام کی رضا مندی حاصل کریں

دارالعلوم محمد علی الدین صدیقی
0306-6906065
0312-7835520
THE ADD MASTER FSC: 0321-601924



سیرت کی تعمیر • قلوب کی تطہیر
عقائد کی پختگی • اعمال کی درستگی

کاموثرانہ عمل پیش کرنا عظیم مرکز

محمد الدین احمدی اور سیرت

نیریات شریف آزاد کشمیر میں

ایم فیل

ایم اے اسلامیات

5 سالہ
نظامی
درسی

اسلامک سٹڈیز

پی۔ ایچ۔ ڈی

کمپیوٹر کورسز

بڈلے میٹرک پاس طلباء و طالبات کا

برائے رابطہ

داخلہ
جاری ہے

نیریات شریف
آزاد کشمیر

صاحبزادہ
سید سلطان العارفین

0333-5249094